عبدالحق ممبر قومی اسمبلی نے حسب ذیل مراسلہ کی صورت میں ارکان قومی اسمبلی و سینیٹ کو موجودہ حالات اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سلسلے کا پہلا قدم ہے، ہماری کوشش ہے کہ اجلاس سے قبل اسلام آباد میں ہم خیال ارکان کا ایک اجتماع بھی منعقد کیا جاسکے اور کسی بل یا قرارداد کی شکل میں شریعت کی مکمل بالادستی کیلئے آئین میں ترامیم کی کوئی صورت نکالی جائے۔ نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ ـــــ

وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ (سمیع الحق)

حضرت مولانا کا مکتوب حسب ذیل ہے :

گذارش ہے کہ موجودہ انتخابات جن حالات میں ہوئے ہیں۔ اور ان کے نتائج سے ملک کے سیاسی اور نظریاتی مستقبل کا جو نقشہ سامنے آرہا ہے۔ وہ آپ جیسے تجربہ کار بزرگ سے مخفی نہیں ہے۔ میں اس موقع پر ضروری سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے ان ارکان کو جو ملکی سالمیت کے تحفظ اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ موجودہ حالات کی روشنی میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ مجھے امید ہے کہ آنجناب پوری سنجیدگی کے ساتھ میری ان معروضات پر غور فرمادیں گے۔

ـــــ برطانوی استعمار ہمارے اس خطہ زمین پر کم و بیش دو سو برس حکمرانی کے بعد ۱۹۴۷ء کو یہاں سے چلا گیا۔ لیکن اس نے اپنے استعماری نظام کو چلانے اور قائم رکھنے کیلئے جو انتظامی، عدالتی، معاشرتی اور معاشی ڈھانچہ قائم کیا تھا وہ ابھی تک موجود ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ہمارے بیشتر مسائل کے وجود اور ان کے الجھاؤ کا باعث ہے۔ بلکہ ملک میں مؤثر تبدیلی اور اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ـــــ روسی استعمار افغانستان میں فوجی جارحیت کے ذریعے اپنا قبضہ مستحکم بنانے میں مصروف ہے اور اسکی جارحیت کا دائرہ پاکستان تک وسیع ہو رہا ہے۔ یہ جارحیت صرف فوجی نہیں۔ بلکہ روس نظریاتی اور فکری یلغار کے ذریعہ بھی پاکستان اور جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک کو ان کے دینی و نظریاتی تشخص سے محروم کر کے انہیں اپنے دائرہ اثر و تصرف میں شامل کرنا چاہتا ہے۔

ـــــ پاکستان کے اندر بعض سیاسی حلقوں کیطرف سے اسلام اور اسلامی نظام

کی کھلم کھلا مخالفت کے رجحانات فروغ پارہے ہیں ۔ اور اسلام کے منصوص احکام کے خلاف نام نہاد اجتہاد اور الحاد کے نام پر تجدد پسندی کا دروازہ کھول کر اسلام کے لیبل کو لادینی نظریات اور قوانین پر چسپاں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔
—— قادیانیت اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کی سرگرمیاں دن بدن بڑھتی جارہی ہیں اور ان کو ان تمام عناصر وعوامل کی حمایت اور پشت پناہی حاصل ہے ۔ جو اسلام کی مکمل عملداری سے خائف ہیں ۔

ان حالات میں اسلام اور ملک سے محبت رکھنے والے ارکان پارلیمنٹ کا فریضہ ہے ۔ کہ وہ پارلیمنٹ میں اپنے کردار اور پالیسیوں کا تعین انتہائی غور و فکر اور سنجیدگی کے ساتھ کریں ۔ تاکہ وہ خدا تعالیٰ عوام اور ملک کی طرف سے سپرد کردہ ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرسکیں ۔

اکابر احباب کے مشورہ سے میرا ارادہ ہے کہ قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے آغاز سے ایک دو روز قبل یا دوران اجلاس اسلام آباد میں پارلیمنٹ اور دیگر اسمبلیوں کے ان ارکان کے اجتماع کا اہتمام کیا جائے ۔ جو ۱۔ فرنگی نظام کا خاتمہ ۲۔ اسلامی نظام کے مکمل نفاذ ۔ ۳۔ اشتراکیت ، قادیانیت اور دیگر اسلام دشمن تحریکات کے مقابلہ اور ۴۔ پاکستان کے نظریاتی تشخص اور سالمیت کے تحفظ پر یقین اور ان مقاصد کیلئے جد و جہد کرنے کا عزم رکھتے ہیں تاکہ ہم باہمی مشاورت کے ساتھ کوئی منظم پروگرام وضع کرسکیں ۔

آنجناب سے گذارش ہے کہ گہرے غور و فکر اور سنجیدہ توجہ کے ساتھ میری ان معروضات کے بارے میں اپنی گرانقدر رائے اور تجاویز سے آگاہ فرمادیں ۔ تاکہ ان آراء و تجاویز کی روشنی میں حتمی پروگرام طے کیا جاسکے —— امید ہے آنجناب کے مزاج بعافیت ہوں گے ۔

والسلام

جواب کا منتظر

عبدالحق عفی عنہ

ممبر قومی اسمبلی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بیادِ مجلسِ شیخ الحدیث

افاداتِ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

پسندیدہ درود ۲ر اپریل ۱۹۸۵ء۔ ایک صاحب کو صبح و شام مختلف اوراد اور وظائف تلقین فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ دن میں سو مرتبہ یہ درود شریف بھی پڑھ لیا کرو۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰلِ محمدٍ کما تحب وترضیٰ عدد ما تحب وترضیٰ

ارشاد فرمایا مجھے یہ درود بے حد پسند ہے۔ ایک درود تو یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات ذکر کریں۔ اور اپنے فہم اور عقل سے حضورؐ پر نزول رحمت کی تعیین کریں دوسرا یہ کہ خود اللہ پاک اپنے بے پناہ فضل و کرم سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان اپنی رحمتیں نازل فرمادے حضرات محدثین نے دوسری صورت کو ترجیح دی ہے۔ ہم اللہ کی رحمتوں کی جس نوع کی بھی تعیین کریں گے وہ یقیناً ناقص ہو گی۔ آپ کی اعلیٰ اور ارفع شان کے ہرگز موافق نہ ہوگی۔ اور اس میں ایک گونہ سوءِ ادب کا بھی ایہام ہے۔ مجھے اس پر ایک قصہ یاد آیا۔ کہ ایک بوڑھی عورت کا کسی جج کے پاس مقدمہ تھا حسنِ اتفاق سے جب فیصلہ بوڑھی کے حق میں ہوا، تو اس نے جج کے لئے دعائیں دینا شروع کیں اور کہا اللہ تجھے مزید ترقی دے اور تھانیدار بنادے۔

جج نے بوڑھی سے کہا محترمہ! تجھے کیا ہوگیا ہے میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی ہے کہ تو نے بددعا دینا شروع کر دی ہے۔ بوڑھی نے کہا، میں کب بددعا دے رہی ہوں۔ میں تو آپ کی ترقی اور تھانیدار بننے کی دعا کر رہی ہوں جج نے کہا کہ تھانیداری تو میرے موجودہ عہدہ سے کم ترین عہدہ ہے۔ اور جج کی نسبت تھانیدار کی تو کوئی پوزیشن نہیں ہوتی ــــ بوڑھی نے کہا :۔

میں تو تھانیدار کو بڑا آدمی سمجھ رہی تھی۔ کہ ہمارے گاؤں کے سب لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور سب اس کی قدر کرتے ہیں۔ تو جس طرح عورت نے اپنے خیال اور فہم و عقل سے ایک مرتبہ کی تعیین و تحدید کردی تو فائدہ کے بجائے نقصان ہوا۔ اسی طرح اگر ہم بھی اپنے عقل و فہم سے حضورؐ پر نزول رحمت کی ایک نوع کی تعیین یا نزول برکت کی تحدید کر دیں گے۔ تو یہ بوڑھی کی تحدید و تعیین سے کسی طرح بھی کم نہ ہو گی۔ ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ تو اس درود میں ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ درخواست پیش کرتے ہیں کہ آپ کے بے پناہ فضل و کرم اور

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت شان کے مناسب جتنی رحمتیں اور برکتیں آپ کی رضا اور پسند ہوں لاتعدُّ ولاتحصیٰ نازل فرمائیے۔

چاند، خلائی تسخیر اور اسلام | ۳/ اپریل ۵ ۶ء نماز عصر کے بعد قدیم دارالعلوم حقانیہ (مسجد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ) حسب معمول حاضر خدمت ہوا۔ حضرت مدظلہ معتقدین و مخلصین اور مہمانوں کے مجمع میں گھرے ہوئے تھے۔ پشاور، بلوسئی اور جمرود سے مہمان وفود کی شکل میں آئے تھے حسب معمول افغان مجاہدین کی ایک جماعت بھی حاضر تھی، کہ ایک صاحب نے عرض کیا۔

حضرت! ہمارے شہر میں ایک مولوی صاحب ہیں۔ بڑے دیندار، نیک اور صالح، ان کی ہر بات دیانت کے معیار پر پوری اترتی ہے۔ ہمیشہ جو بات کہتے ہیں سچ کہتے ہیں تمام گاؤں ان کی سچائی کا قائل ہے۔ مگر چند روز قبل انہوں نے بھی ایک غلط بات کہنا شروع کر دی ہے اور کہا ہے کہ لوگ چاند تک پہنچ گئے ہیں۔ حالاں کہ چاند تو آسمان میں ہے اور آسمان میں جانا کسی کے بس کی بات نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

ایسا نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس میں قدرے تفصیل ہے۔ قدیم ریاضی میں سارے اجرام فلکی، شمس و قمر، مریخ اور عطارد اور ثوابت کو آسمان میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور کہا جاتا تھا کہ چاند پہلے آسمان میں ہے سورج چوتھے آسمان میں ہے اور ثوابت ساتویں آسمان میں ہیں۔

تو یہ قدیم یونانیوں کا فلسفہ ہے جو ستاروں کو فلک الافلاک میں مانتے ہیں۔ اب جب سائنسدان چاند پہ پہنچنے لگے ہیں یا مریخ اور مشتری پر جانے کی کوشش کر رہے ہیں تو واپس آکر کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے مشاہدہ کیا ہے چاند کا اور مریخ و مشتری کا بھی۔

ان کی اس بات سے سادہ لوح مسلمان غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو یہ لوگ آسمانوں کی سیر کرنے لگے ہیں حالاں کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے آسمان میں رسائی کسی کے لئے ممکن نہیں۔ الّا معجزۃً وکرامۃً حالاں کہ واقعہ یہ نہیں بلکہ یہ تو قدیم یونانیوں کا سائنسی نظریہ ہے۔ کہ اجرام فلکی، فلک میں ایسے لگے ہوتے ہیں جیسے میخ دیوار میں۔ مگر یہ نظریہ نہ شریعت کا ہے اور نہ کسی اسلامی تعلیم نے اس کا دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ اہل سنّت والجماعت کا مسلک تو یہ ہے کہ جملہ اجرام فلکی خواہ وہ شمس و قمر ہوں یا مریخ و مشتری سب آسمان دنیا کے نیچے قنادیل کی طرح معلق ہیں اور فضا میں ایک دوسرے سے سینکڑوں، ہزاروں، کروڑوں اور اربوں میلوں کے فاصلے پہ منتشر ہیں۔ قرآن حکیم میں بھی یہی بتایا گیا ہے ولقد زیّنّا السماء الدنیا بمصابیح اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے دنیا کے قریب والے آسمان کو چراغوں سے زینت دی۔ چنانچہ رات کے وقت ستاروں کی جگمگاہٹ سے عجیب رونق و شان کا نظارہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ قدرتی چراغ ہیں جن سے دنیا کے بے شمار منافع وابستہ

ہیں ۔ جو سیارے زمین کے نزدیک ہیں وہ بڑے نظر آتے ہیں جو دور ہیں وہ چھوٹے نظر آتے ہیں ۔ اور بعض اتنے دور ہیں کہ سرے سے نظر ہی نہیں آتے ۔

چاند تک پہنچ جانا، یا مریخ و مشتری کے قریب ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آسمان کو پھاند لیا گیا ۔ ہنوز دِلّی دور است ، خود چاند پر پہنچنے والوں کا بیان ہے کہ ہم نے چاند سے آسمان کو دوربین سے دیکھنے کی کوشش کی تو فضا ہی فضا نظر آئی ۔ اور میں کہتا ہوں کہ اگر سائنسدان ثوابت تک پہنچ جائیں تو ممکن ہے مگر آسمان کو نہیں پھاند سکتے

ہمارا عقیدہ ہے کہ فلکیات کا اپنا نظام ہے ۔ شب معراج میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ملاحظہ کرایا گیا آسمانوں کے باقاعدہ دروازے ہیں ۔ جن پر سنتری کھڑے ہوتے ہیں اور پہرہ دیتے ہیں ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شب معراج میں باقاعدہ طور دروازے کھلوائے جاتے تھے ۔ حضورؐ کی معراج سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ممکن ہے کہ ایک انسان وجود عنصری کے ساتھ آسمانوں میں پہنچ جائے مگر عادت اللہ یہ ہے کہ آسمانوں کے دروازے مقفل ہیں ۔ ان پر جو تالے لگے ہوئے ہیں وہ بغیر اجازت کے کھولے نہیں جاتے ۔ آسمان تک پہنچنا یہ کوئی کمال بھی نہیں یہ تو شیطان کے لئے بھی ممکن ہے بلکہ وہ یوں کرتا بھی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ طلوع اور غروب کے وقت شیطان اپنے دونوں سینگوں کو پھیلا کر سورج کے سامنے کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ سورج میرے سینگوں سے گذر رہا ہے ۔

آسمان کے وجود سے انکار ارشاد فرمایا ۔ اور یہ جو بعض لوگ آج آسمانوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں اس کی وجہ بھی جہالت ہے ۔ ہر وہ چیز جس کا علم انسان کو نہ ہو انسان اس سے انکار کر بیٹھتا ہے ۔ ہم آسمان کے مشاہدے کا دعویٰ نہیں کرتے ۔ لیکن احادیث اور قطعی نصوص سے یہ ثابت ہے کہ آسمان کا وجود ہے اور باقاعدہ اس کے دروازے بھی ہیں ۔ اللہ کی مخلوق کی سینکڑوں اقسام ہیں جو ہمارے مشاہدے میں نہیں آئیں ۔ تو اس کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ ان کا وجود بھی نہیں ہے ۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے لکھا ہے ۔

کہ ساتوں آسمان اور زمین اور عرش و کرسی یہ سب اسی ایک قندیل کا عالم ہیں جو شاید ایک ہزار ایک سو کی تعداد میں عرش الٰہی کے نیچے موجود ہیں ۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو ۔

کہا جاتا ہے کہ آسمان کا وجود نظر نہیں آتا ۔ لہٰذا وہ موجود بھی نہیں ہے ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں اپنی روح نظر آتی ہے کیا تمہیں روح کی حقیقت معلوم ہے کہ مجرد ہے مادہ ہے ہیولیٰ ہے متصل ہے یا منفک ہے تو کیا تمہارے عدم علم کا یہ معنیٰ ہے کہ روح موجود نہیں ہے ۔

افتاء میں احتیاط ۲ ۔ اپریل ۸۵ء ۔ ایک صاحب نے کوئی مسئلہ استفتاء کی شکل میں دریافت کیا ، تو ارشاد فرمایا ۔ مفتی صاحب سے پوچھ لو ۔ ہمارے دارالعلوم میں افتاء کے لئے کئی حضرات افتاء کا کام کرتے ہیں میں تو ضعیف ہو

(بقیہ صد ۲۳ پر)